besturdubooks.wordpress.com
اسلامی عقائد
جس میں اللہ اور اُس کی صفات، فرشتوں،
آسمانی کتابوں، پیغمبروں، قیامت اور تقدیر
کے بارے میں اہلِ سنّت والجماعت کے عقائد کو
آسان زبان میں ذکر کیا گیا ہے۔
نظر فرمودہ
محی السنّہ حضرت مولانا شاہ محمّد ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ
خلیفۂ مجاز حضرت حکیم الامّت مجدّد الملّت مولانا شاہ محمّد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ
پیشکش
مدنی مشن مالیگاؤں
(09960473950)
madnimission@gmail.com

اسلامی عقائد

جس میں اللہ اور اُس کی صفات، فرشتوں، آسمانی کتابوں، پیغمبروں، قیامت اور تقدیر کے بارے میں اہلِ سنّت والجماعت کے عقائد کو آسان زبان میں ذکر کیا گیا ہے۔

نظر فرمودہ

محی السنہ حضرت مولانا شاہ محمّد ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(ناظم مجلس دعوۃ الحق و مدرسہ اشرف المدارس، ہردوئی)

تفصیلاتِ کتاب

نامِ کتاب : اسلامی عقائد

مُرتّبین : مولانا افضال الرحمٰن صاحب
مفتی عبیدالرحمٰن صاحب

نظر فرمودہ : محی السنّہ حضرت مولانا شاہ محمّد ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کمپوزنگ : مدنی گرافکس، مالیگاؤں

(9960473950)

Email: madni.info@gmail.com

فہرست

(۴)الایمان بالرسل

(۵)الایمان بالیوم الآخر والبعث بعد الموت

(۶)الایمان بالقدر

دعائیہ کلمات حضرت محی السنّہ رحمۃ اللہ علیہ

بسمہٖ تعالیٰ

حامداً ومصلّیاً. امّا بعد! ایمان وعقیدے دین کی بنیاد ہیں، ان کی صحت و درستگی ہی پر اعمال کی قبولیت اور نجات موقوف ہے، اس کی ضرورت سب ہی کو ہے خواہ بڑے ہوں یا چھوٹے۔ اسی کے پیشِ نظر عزیزانم مولوی افضال الرحمٰن ومفتی عبید الرحمٰن سلّمہما نے معتبر کتابوں سے اہلسنّت والجماعت کے مسلک کے مطابق عقیدوں کو جمع کیا ہے، اس کو سن کر جی بہت خوش ہوا، جامع بھی ہے اور آسان بھی۔

مکاتب دینیہ کے بچّوں کے لیے اس کا پڑھانا اور یاد کرانا اہم اور ضروری معلوم ہوتا ہے نیز عامّۃ المسلمین کو بھی اس سے استفادہ کرنا چاہیئے۔

اس مجموعہ کا نام "اسلامی عقائد" تجویز کرتا ہوں، دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سارے عالم اسلام کے لیے اس کو مفید اور نافع بنائے، آمین۔

والسّلام

ابرار الحق

۲۶ رمحرّم الحرام ۱۴۲۵ھ

عرضِ مُرتّب

حامدًا ومصلّيًا، امّا بعد! عقائد وایمانیات سے واقفیت یوں تو ہر مسلمان کی ضرورت کی چیز ہے، البتّہ چھوٹے بچّے اور وہ جو عصری تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کے لیے بطورِ خاص ان باتوں کا جاننا اور زبانی یاد ہونا اپنے ثمرات کے اعتبار سے دوررَس اور دیرپا ہونے کے ساتھ موجودہ لادینی ماحول کے زہریلے اثرات سے حفاظت میں "قلعہ" کا کام دے گا۔

اسی ضرورت کے پیشِ نظر ایمانِ مفصّل کی ترتیب پر ایمانیات وعقائد کو آسان اُردو زبان میں حکیم الامّت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی، مفتیٔ اعظم حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب دہلوی، امامِ اہلسنّت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی نوّر اللہ مراقدہم کی تحقیقات وافادات کی روشنی میں یہ مجموعہ تیّار کیا گیا، جس کو مخدومِ گرامی مُرشدنا محی السنّۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) نے حرفاً حرفاً سنا اور پسندیدگی کا اظہار فرما کر دعائیہ کلمات ارشاد فرمائے۔

مجلس اس کو "اسلامی عقائد" کے نام سے پیش کر رہی ہے، اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے اور نافع بنائے، آمین۔

والسّلام

محمّد افضال الرحمٰن + محمّد عبید الرحمٰن

(خدّامِ مدرسہ اشرف المدارس ہردوئی)

یکم ربیع الاوّل ۱۴۲۵ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ایمانِ مفصّل کے چھ ارکان

عن عمر بن الخطّاب رضی اللہ عنہ (فی حدیثٍ طویلٍ) قال: فَأَخۡبِرۡنِیۡ عَنِ الۡاِیۡمَانِ، قَالَ: أَنۡ تُؤۡمِنَ بِاللّٰهِ، وَمَلٰٓئِكَتِهٖ، وَكُتُبِهٖ، وَرُسُلِهٖ، وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ، وَتُؤۡمِنَ بِالۡقَدۡرِ خَيۡرِهٖ وَشَرِّهٖ، قَالَ: صَدَقۡتَ. (متفق علیہ)

ترجمہ : حضرت عمر بن خطّاب رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث) میں روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا مجھے بتلایئے کہ ایمان کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم

۱۔ : اللہ کو

۲۔ : اور اُس کے فرشتوں کو

۳۔ : اور اُس کی کتابوں کو

۴۔ : اور اُس کے رسولوں کو

۵۔ : اور قیامت کے دن کو حق جانو اور حق مانو

۶۔ : اور خیر و شر کی تقدیر کو بھی حق جانو اور حق مانو

کہا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ نے سچ فرمایا۔

اسمائے حسنیٰ وعقائد کو پڑھانے کا طریقہ

مدارس ومکاتب کے تعلیمی اوقات میں سے کسی ایک وقت کو متعیّن کر کے بچّوں کو اسمائے حسنیٰ میں سے ایک نام مع ترجمہ اور اسلامی عقائد میں سے ایک عقیدہ کے ایک ایک جملہ کو تین تین بار کہلوایا جائے تاکہ تمام طلبہ اپنی زبان سے اس کو ادا کرلیں اور اُن کو یاد بھی ہوجائے اور آپس میں ایک دوسرے کو سنانے کی ہدایت کی جائے۔

اگلے دن اُسی وقت میں بتلائی ہوئی بات کو پوچھا جائے، یاد ہونے پر آگے سبق دیا جائے، ورنہ اُسی کو یاد کرایا جائے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(۱) الایمان باللہ وصفاتہ

اللہ اور اُس کی صفات کے بارے میں عقیدے

عقیدہ کی تعریف: دین کی وہ اصولی اور ضروری باتیں جن کا جاننا اور دل سے اُن پر یقین کرنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔

عقیدہ ۱: اللہ ایک ہے اور یکتا ہے اللہ بے نیاز ہے کہ وہ کسی کا محتاج نہیں اور سب اُس کے محتاج ہیں، نہ اُس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا اور کوئی اُس کے برابر کا نہیں۔

عقیدہ ۲: اللہ تعالیٰ زندہ ہے، وہ ہر چیز کو جانتا ہے، ہر چیز پر اُس کو قدرت ہے، وہ سب کچھ دیکھتا ہے، سنتا ہے، کلام فرماتا ہے، وہ جو چاہے کرتا ہے اور ہر چیز کو وہی وجود دینے والا ہے۔

عقیدہ ۳: اللہ تعالیٰ ہی نے آسمان، چاند، سورج، ستارے، زمین، دریا، پہاڑ، درخت، جانور، جنّات، انسان اور فرشتے غرض تمام چیزوں کو پیدا کیا۔ پہلے کچھ نہ تھا اُسی کے پیدا کرنے سے تمام دنیا موجود ہوئی۔ وہی سب کا پالنے والا اور سب کا مالک ہے، وہی سب کو سنبھالے ہوئے ہے۔

عقیدہ ۴: اللہ تعالیٰ ہی عبادت اور پوجنے کے لائق ہے، اپنے بندوں پر مہربان ہے، بادشاہ ہے، عزّت والا ہے، بڑائی والا ہے، قوت وطاقت والا ہے، حکمت والا ہے، ہدایت دینے والا ہے، نیکیوں کی قدر کرنے والا ہے، انعام دینے والا ہے، سزا دینے والا ہے، انصاف والا ہے۔

عقیدہ ۵: اللہ تعالیٰ ہی گناہوں کا بخشنے والا ہے، توبہ قبول کرنے والا ہے، روزی پہنچانے والا ہے، جس کی روزی چاہے تنگ کردے جس کی چاہے بڑھا دے، جس کو چاہے عزّت دے جس کو چاہے ذلّت دے، دعا کا قبول کرنے والا ہے، سب کا کام بنانے والا ہے سب آفتوں سے بچانے والا ہے، زندگی اور موت دینے والا ہے، اُس کی اور بھی

اچھی اچھی صفتیں ہیں۔ ؎۱

عقیدہ ۶: اللہ کو کبھی موت نہ آئے گی، آسمان اور زمین میں کوئی ذرّہ اس کے علم سے چھپا ہوا نہیں، کوئی چیز اُس کی قدرت سے باہر نہیں، نہ وہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہے، وہ تمام عالم کی حفاظت سے تھکتا نہیں، نہ اُس کی کوئی ابتدا ہے نہ انتہا ہے، اُس میں کوئی عیب اور بُرائی کی صفت نہیں۔

عقیدہ ۷: اللہ ایسا ہے کہ کوئی اُس کے سوا پوجنے کے قابل نہیں، کوئی اُس کا ساجھی نہیں، کوئی اُس کے برابر اور مُقابل کا نہیں، کوئی اس کا مددگار نہیں، نہ اس کا باپ ہے نہ بیٹا نہ بیٹی نہ بیوی، وہ اِن تمام رشتوں سے پاک ہے، اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا، نہ وہ بھولتا ہے اور نہ غلطی کرتا ہے، وہ ظلم اور زیادتی نہیں کرتا اور وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

عقیدہ ۸: اللہ تعالیٰ کو جتنی باتوں اور جتنی چیزوں کا علم ہے ان کو کوئی بھی اپنے گھیرے میں نہیں لے سکتا ہے، اور وہ سب چیزوں کو اپنے گھیرے میں لیے ہوئے ہے اور وہ اپنے

؎۱: ان کو جاننے کے لیے اسمائے حسنیٰ مع ترجمہ اخیر میں ہے ان کو دیکھیں اور یاد کریں۔

نبیوں اور رسولوں کو تمام احکامِ دینیہ اور جس قدر علم چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے۔

عقیدہ نمبر ۹: اللہ تعالیٰ کی ذات کی حقیقت اور اُس کی باریکی کو کوئی نہیں جانتا، دُنیا میں جاگتی ہوئی اِن آنکھوں سے اُس کو کسی نے نہیں دیکھا اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے، اس کو نشانیوں اور صفتوں سے سب پہچانتے ہیں۔

عقیدہ نمبر ۱۰: اللہ تعالیٰ ہر قسم کی خوبیوں اور کمال والا ہے، اس کے اچھّے اچھّے نام ہیں، وہ اور اس کی تمام صفتیں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی، اُن میں کمی اور اضافہ اور کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوسکتی۔

عقیدہ نمبر ۱۱: اللہ تعالیٰ کے لیے وہی نام بولے جائیں گے جن کا ذکر قرآن وحدیث میں آیا ہے، اپنی عقل وقیاس سے اس کے لیے کوئی نام رکھنا جائز نہیں، اللہ تعالیٰ کے ناموں کے "توقیفی" ہونے کا یہی مطلب ہے۔

عقیدہ نمبر ۱۲: اللہ تعالیٰ کے ذمّہ کوئی چیز واجب اور ضروری نہیں ہے، وہ جو کچھ کرے مہربانی اور اُس کا فضل ہے، وہ کسی

کام کے کرنے پر مجبور نہیں ہے، وہ جو کچھ کرتا ہے اپنے اختیار اور ارادہ سے کرتا ہے۔

عقیدہ ۱۳: اللہ تعالیٰ جو کچھ کرتا ہے کوئی اس سے پوچھ گچھ کرنے والا نہیں، نہ ہی کوئی اس کے فیصلہ کو رد کرنے والا ہے اور وہ سب سے باز پُرس کرنے والا ہے۔

عقیدہ ۱۴: اللہ تعالیٰ ہی بندوں کا اور اُن کے تمام اعمال کا پیدا کرنے والا ہے، اسی نے ان کو سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے گناہ اور ثواب کے کام وہ اپنے اختیار اور ارادہ سے کرتے ہیں، گناہ کے کام سے ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتا ہے، بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے۔

عقیدہ ۱۵: اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ایسے کسی کام کا حکم نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہو سکے، اور جن جن کاموں کے کرنے اور جن جن کاموں سے بچنے کا حکم دیا ہے اُن کے کرنے یا نہ کرنے سے اس کی عظمت اور بڑائی میں نہ اضافہ ہوتا ہے نہ کمی بلکہ وہ سب بندوں ہی کے فائدے اور نفع کے لیے ہیں۔

عقیدہ ۱۶: اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دے

دے یہ اس کا عدل ہے، یا بڑے گناہ کو محض اپنی مہربانی سے معاف کردے بالکل اس پر سزا نہ دے یہ اُس کا فضل ہے۔

عقیدہ ۱۷: اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے نرالی ہے، کوئی چیز اُس کے جیسی نہیں، وہ مخلوق کی صفتوں سے پاک ہے، قرآن وحدیث میں بعض جگہ ایسی باتوں کی جو خبر دی گئی ہے مثلاً اُس کے ہاتھ ہیں چہرہ ہے یا وہ تعجّب کرتا ہے، ہنستا ہے، خوش ہوتا ہے، غصّہ ہوتا ہے، وغیرہ تو ان کے معنیٰ اللہ کے سپرد کریں کہ وہی ان کی حقیقت جانتا ہے اور ہم بے کھود کرید کیے ہوئے یقین کریں اور ایمان لائیں اس کو "تنزيه مع التّسليم" کہتے ہیں اور یہی بہتر ہے یا اس کے وہ معنیٰ مُراد لیے جائیں جو محققین علماء نے بیان کیے ہیں، اس کو "تنزيه مع التّأويل" کہتے ہیں۔

(۲) الایمان بالملٰٓئِکۃ

فرشتوں کے بارے میں عقیدے

عقیدہ نمبر ۱: اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کر کے اُن کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے۔ اُن کو "ملائکہ" اور فرشتے کہتے ہیں، وہ نہ مَرد ہیں نہ عورت۔

عقیدہ نمبر ۲: فرشتوں کے سپرد بہت سے کام ہیں، وہ کبھی اللہ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے، جن کاموں پر اللہ تعالیٰ نے انھیں لگا دیا ہے وہ انہی میں لگے رہتے ہیں۔

عقیدہ نمبر ۳: فرشتے اللہ کی بندگی سے نہ عار کرتے ہیں نہ سرکشی، وہ ہر وقت اُس کی یاد اور تسبیح میں لگے رہتے ہیں، نہ اکتاتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں۔

عقیدہ نمبر ۴: فرشتے بہت ہیں اُن کی گنتی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اُن میں چار فرشتے بہت مقرّب اور مشہور ہیں۔ حضرت جبرئیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل علیہم السلام۔

عقیدہ نمبر ۵: حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی کتابیں، احکام

و پیغام نبیوں اور رسولوں کے پاس لاتے تھے۔ حضرت میکائیل علیہ السلام بارش کا انتظام اور مخلوق کو روزی پہنچانے کے کام پر مقرّر ہیں۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام کے ذمہ قیامت کے دن صور پھونکنے کا کام ہے، حضرت عزرائیل علیہ السلام مخلوق کی جان نکالنے پر مقرّر ہیں۔

☆☆☆☆

عقیدہ ۱: اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات آگ سے پیدا کرکے اُن کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے۔ اُن کو "جن" کہتے ہیں۔ اُن میں مَرد اور عورت بھی ہوتے ہیں، اولاد بھی ہوتی ہے، اچھّے اور بُرے سب طرح کے ہوتے ہیں، اُن میں سب سے زیادہ مشہور شریر ابلیس یعنی شیطان ہے۔

عقیدہ ۲: شیطان انسان کا دشمن ہے، اُس کا کام ہے بہکانا، کسی پر بھی اس کو زور زبردستی کا اختیار نہیں۔ وہ ہر وقت انسان کو سیدھے راستہ سے ہٹانے کی فکر اور کوشش میں لگا رہتا ہے، لیکن جس پر اللہ کا فضل ہو وہ اُس کے بہکاوے سے محفوظ رہتے ہیں۔

(۳) الایمان بالکتب

آسمانی کتابوں کے بارے میں عقیدے

عقیدہ ۱: اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ بہت سے پیغمبروں پر اتاریں تاکہ وہ اپنی امّتوں کو دین کی باتیں بتلائیں، چھوٹی کتابوں کو "صحیفے" اور بڑی کتابوں کو "کتاب" کہتے ہیں۔

عقیدہ ۲: اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتابوں میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔ توراۃ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی، زبور حضرت داؤد علیہ السلام کو ملی، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ملی، قرآن مجید ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملا۔

عقیدہ ۳: اللہ تعالیٰ کی سب کتابوں پر ہم ایمان لاتے ہیں کہ ان میں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اتارا وہ سب سچ اور حق ہے۔ اپنے اپنے زمانہ میں اُن کے احکام پر عمل کرنا ضروری رہا ہے اور اسی میں بندوں کی نجات رہی۔ مگر اب قیامت تک سب کی نجات صرف قرآن ہی پر عمل کرنے میں ہے۔

عقیدہ ۵ : قرآن مجید کے سوا دوسری کتابوں کو گمراہ اور آوارہ مزاج لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا، اب وہ اپنی اصلی شکل میں محفوظ نہیں ہیں۔ اس لیے ان کی جو باتیں قرآن کے موافق ہیں وہ تو سچّی ہیں اور جو قرآن کے خلاف ہیں وہ جھوٹی ہیں اور جو باتیں نہ موافق ہیں نہ مخالف ہیں ان کے بارے میں ہم خاموش رہیں گے۔

قرآن مجید کے بارے میں عقیدے

عقیدہ ۱ : قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور سب کتابوں سے افضل ہے اور آخری کتاب ہے۔ اب کوئی کتاب آسمان سے نہ آوے گی۔ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تمام پہلی آسمانی کتابوں کو منسوخ کر دیا ہے، اب اور کسی کتاب پر عمل کرنا جائز نہیں۔

عقیدہ ۲ : قرآن مجید کی حفاظت کا اللہ نے وعدہ کیا ہے۔ قیامت تک اس کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ اس میں کسی قسم کی کمی زیادتی نہ ہوئی ہے نہ ہو سکتی ہے۔ وہ مکمّل اپنی اصل شکل میں پوری طرح محفوظ اور موجود ہے۔

عقیدہ ۳: قرآن مجید ضرورت اور موقع کے لحاظ سے تھوڑا تھوڑا اترتا تھا۔ اس طرح پورا قرآن مجید تیئیس ۲۳ برس میں مکمّل ہوا اور اس میں جن چیزوں کے ہونے یا پائے جانے کی خبر دی گئی ہے، ان سب کو صحیح اور سچّا ماننا ضروری ہے، اُن میں سے کسی ایک چیز کا انکار کرنا یا شک کرنا کفر ہے۔

عقیدہ ۴: قرآن مجید کی جب کوئی سورت اترتی تھی تو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتادیتے تھے کہ اس سورت کو فلاں سورت کے بعد اور فلاں سورت سے پہلے لکھ لو۔ اسی طرح جب کوئی آیت یا آیتیں اترتی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمادیتے تھے کہ اس کو فلاں سورت کی فلاں آیت کے بعد اور فلاں آیت سے پہلے لکھ لو۔

عقیدہ ۵: قرآن مجید کی سورتوں کی گنتی اور اُن کی ابتدا اور انتہا، اسی طرح پورے قرآن مجید کی ترتیب اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو معلوم ہوئی، انھوں نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتلائی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امّت کو بتلائی۔

(۴) الایمان بالرّسل

پیغمبروں کے بارے میں عقیدے

عقیدہ ۱: اللہ تعالیٰ نے بندوں کو صحیح اور سیدھا راستہ بتلانے اور اُن تک اپنے احکام پہنچانے کے لیے جن انسانوں کو چُنا اور مقرّر کیا ہے اُن کو "نبی" اور "رسول" کہتے ہیں۔

عقیدہ ۲: نبی اور رسول بننے میں آدمی کی اپنی عبادت و ذہانت اور کوشش کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں یہ مرتبہ دیتے ہیں۔

عقیدہ ۳: پیغمبر کفر و شرک اور جھوٹ اور تمام گناہوں اور بُرے کاموں اور بُری عادتوں سے پاک ہوتے ہیں۔ اُن سے جان بوجھ کر یا بھول سے کوئی بڑا یا چھوٹا گناہ نہیں ہوتا۔

عقیدہ ۴: پیغمبر تمام انسانوں میں سب سے اچھے اخلاق اور عادات والے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام بندوں تک پورے پورے پہنچاتے ہیں، کسی بات کو

چھپاتے نہیں، نہ ہی اُس میں اپنی طرف سے کمی زیادتی کرتے ہیں۔

عقیدہ ۵: پیغمبروں کی سچّائی بتلانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اُن سے ایسی نئی نئی مشکل خلافِ عادت باتیں ظاہر کیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے۔ تاکہ اس سے لوگوں کو اُن کے سچّے ہونے اور اللہ کے بھیجے ہوئے ہونے کا یقین ہو جائے، ایسی باتوں کو "معجِزہ" کہتے ہیں۔

عقیدہ ۶: نبیوں اور رسولوں کی پوری گنتی ٹھیک اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ہم اُس کے بھیجے ہوئے تمام نبیوں اور رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ جن کے نام ہم کو بتلائے گئے ہیں اُن پر بھی اور جن کے نام ہمیں معلوم نہیں اُن پر بھی۔

عقیدہ ۷: سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری پیغمبر حضرت محمّد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں اور باقی درمیان میں ہیں۔ جن پیغمبروں کے نام قرآنِ پاک میں آئے ہیں اُن میں سے بعض یہ ہیں:

۱-حضرت آدم علیہ السلام ۲-حضرت نوح علیہ السلام
۳-حضرت ادریس علیہ السلام ۴-حضرت ہود علیہ السلام
۵-حضرت صالح علیہ السلام ۶-حضرت ابراہیم علیہ السلام
۷-حضرت لوط علیہ السلام ۸-حضرت اسمٰعیل علیہ السلام
۹-حضرت اسحٰق علیہ السلام ۱۰-حضرت یعقوب علیہ السلام
۱۱-حضرت یوسف علیہ السلام ۱۲-حضرت شعیب علیہ السلام
۱۳-حضرت موسیٰ علیہ السلام ۱۴-حضرت ہارون علیہ السلام
۱۵-حضرت الیاس علیہ السلام ۱۶-حضرت الیسع علیہ السلام
۱۷-حضرت داؤد علیہ السلام ۱۸-حضرت سلیمان علیہ السلام
۱۹-حضرت ایّوب علیہ السلام ۲۰-حضرت یونس علیہ السلام
۲۱-حضرت ذوالکفل علیہ السلام ۲۲-حضرت زکریا علیہ السلام
۲۳-حضرت یحییٰ علیہ السلام ۲۴-حضرت عیسیٰ علیہ السلام

۲۵-حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاتم النبیّین حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے بارے میں عقیدے

عقیدہ ۱: پیغمبروں میں بعضوں کا مرتبہ بعضوں سے بڑا ہے۔
تمام نبیوں اور رسولوں میں سب سے زیادہ مرتبہ ہمارے پیغمبر حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ہے۔آپ اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ عبادت کرنے والے تھے اور آپ کے اخلاق نہایت اعلیٰ درجہ کے تھے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام مخلوق میں سب سے زیادہ مرتبہ، بزرگی اور علم دیا ہے۔

عقیدہ ۲: اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو بہت سی گزری ہوئی اور آئندہ ہونے والی باتوں کی خبر دی، اُن میں جو باتیں آپ نے اپنی اُمّت کو بتلائیں اُن کو سچّا ماننا اور یقین کرنا ضروری ہے۔

عقیدہ ۳: نبیوں اور رسولوں کا سلسلہ ہمارے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر ختم ہوگیا اور آپ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہوں گے آپ سب کے پیغمبر ہیں، یہی مطلب ہے آپ کے "خاتم النبیّین" ہونے کا۔

عقیدہ ۴: ہمارے پیغمبر محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے بعد جو شخص کسی قسم کے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے اور جو اُس کو سچّا

مانے وہ بھی ایمان سے خارج ہے۔

عقیدہ ۵: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے زیادہ محبّت کرنا اور سب سے زیادہ عزّت اور عظمت اور اطاعت کرنا ہر ہر امّتی کے لیے لازم اور ضروری ہے۔ کسی قسم کی گستاخی اور بے ادبی کرنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

عقیدہ ۶: ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکّہ سے بیت المقدّس اور وہاں سے ساتوں آسمان پر اور وہاں سے جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا پہنچایا اور پھر واپس مکّہ پہنچادیا، اِس کو "معراج" کہتے ہیں۔

صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں عقیدے

عقیدہ ۱: ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس جس نے ایمان کی حالت میں دیکھا یا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایمان ہی پر اُس کی وفات ہوئی اُس کو "صحابی" کہتے ہیں۔

عقیدہ ۲: ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت بہت بڑی چیز ہے۔ پوری امّت میں صحابۂ کرام کا مرتبہ سب سے بڑا ہے۔ تھوڑی دیر کے لیے بھی جس کو آپ کی صحبت حاصل ہوگئی بعد

والوں میں بڑے سے بڑا بھی اُن کے برابر نہیں ہوسکتا۔

عقیدہ ۳: صحابہ میں بعضوں کا مرتبہ بعضوں سے بڑا ہے۔اُن میں سب سے بڑھ کر چار صحابی ہیں، اوّل حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ جو نبیوں کے بعد تمام انسانوں میں سب سے افضل ہیں۔ اِن کے بعد امّت میں سب سے افضل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔ اِن کے بعد امّت میں سب سے افضل حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں۔اِن کے بعد امت میں سب سے افضل حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

عقیدہ ۴: ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد دین کا کام سنبھالنے اور جو انتظامات آپ فرماتے تھے انھیں قائم رکھنے میں جو آپ کی جگہ بیٹھے، اُسے "خلیفہ" کہتے ہیں۔اس کا یہ کام نہیں کہ وہ دین میں نئے احکام دے، نہ اُس کو کسی چیز کے حلال اور حرام کرنے کا اختیار ہے۔

عقیدہ ۵: خلیفۂ رسول پیغمبر کی طرح معصوم نہیں ہوتا۔اُس کی اطاعت اُسی وقت تک ہے جب تک کہ اس کا کام اللہ اور رسول کے خلاف نہ ہو۔بالفرض کوئی خلیفہ بھولے سے یا جان بوجھ کر شریعت کے خلاف کوئی حکم دے تو اُس کی اطاعت نہ کی جائے گی۔

عقیدہ ۶: خلیفۂ رسول کا مقرّر کرنا اللہ کے ذمّہ نہیں بلکہ یہ کام مسلمانوں کا ہے۔جس طرح نماز کا امام مقرّر کرنا مقتدیوں کے

ذمہ ہے۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد تمام مسلمانوں کے اتفاق سے حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی جگہ بیٹھے اس لیے خلیفۂ اوّل ہیں، اِن کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے خلیفہ ہوئے، اِن کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تیسرے خلیفہ ہوئے، اِن کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ چوتھے خلیفہ ہوئے۔ اِن چاروں کو "خلفائے راشدین" کہتے ہیں۔

عقیدہ ۷: صحابہ کی قرآن وحدیث میں بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں، اُن کی محبّت اور عظمت ہونا اور اُن کے عادل اور دیانتدار اور دیندار ہونے کا اعتقاد رکھنا اور اُن کی اطاعت کرنا اور اُن سے محبّت کرنے والوں سے محبّت رکھنا اور بغض رکھنے والوں سے بغض رکھنا ہر مسلمان کے لیے لازم اور ضروری ہے۔

عقیدہ ۸: صحابہ کے مُشَاجرات یعنی اُن کے آپس کے لڑائی جھگڑے کا بغیر شرعی ضرورت اور صحیح نیت کے بیان کرنا حرام ہے۔ اگر اُن کی اس طرح کی کوئی بات سننے میں آوے تو اُس کو بھول چوک سمجھے، اُن کی بُرائی نہ کرے، دونوں فریق سے اچھّا گمان رکھے، دونوں کا ادب کرنا ضروری ہے۔

عقیدہ ۹: ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سب بیبیاں گیارہ ہیں۔ یہ

سب کی سب اللہ اور رسول کی برگزیدہ اور سارے جہاں کی ایمان والی عورتوں سے افضل ہیں اور سب کی سب تعظیم کے لائق ہیں اور تمام ایمان والوں کی مائیں ہیں۔ اِن کو "امّہات المومنین" اور "ازواجِ مطہرات" کہا جاتا ہے۔

عقیدہ ۱۰: بیبیوں میں سب سے بڑا مرتبہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہے۔

عقیدہ ۱۱: ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیاں چار تھیں۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا اِن کا نکاح حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے ہوا، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا، حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا اِن دونوں کا نکاح یکے بعد دیگرے حضرت عثمان ذوالنّورَین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ ہوا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جن کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا۔

عقیدہ ۱۲: چاروں صاحبزادیاں بڑی برگزیدہ اور فضیلتوں والی ہیں۔ اِن میں سب سے زیادہ مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ہے، وہ ازواجِ مطہرات کے سوا تمام جنّتی عورتوں کی سردار ہیں۔

عقیدہ ۱۳: ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دس چچاؤں میں سے صرف دو چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبّاس رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔ اِن کے بہت فضائل ہیں، خاص طور سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا مرتبہ زیادہ

ہے، اِن ہی کو ہمارے پیغمبر نے ''سیّدالشہداء'' کا خطاب دیا ہے۔

ائمّۂ مجتہدین اور اولیائے کرام کے بارے میں عقیدے

عقیدہ ۱: مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے اور اللہ ورسول کی محبّت دنیا کی تمام چیزوں کی محبّت سے زیادہ رکھتا ہے اور پیغمبر صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ہر طرح خوب تابعداری کرتا ہے تو وہ اللہ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے، ایسے شخص کو ''ولی'' کہتے ہیں۔

عقیدہ ۲: اللہ کا کیسا ہی پیارا ہو جائے مگر نبی کے برابر نہیں ہوسکتا اور جب تک ہوش وحواس درست ہیں شریعت کا پابند رہنا فرض ہے۔ نماز وروزہ اور کوئی عبادت اس سے معاف نہیں ہوتی، جو گناہ کی باتیں ہیں اس کے لیے درست نہیں ہو جاتیں۔

عقیدہ ۳: اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی توقیر اور عزّت بڑھانے کے لیے کبھی کبھی اُن کے ہاتھوں ایسی باتیں ظاہر کر دیتے ہیں جو عادت کے خلاف اور مشکل ہوتی ہیں کہ دوسرے لوگ نہیں کر سکتے، ایسی باتوں کو ''کرامت'' کہتے ہیں۔

عقیدہ ۴: جو شخص شریعت کے خلاف کام کرے وہ اللہ کا دوست اور ولی نہیں ہوسکتا، اگر اُس کے ہاتھ سے کوئی اچنبھے کی بات دکھائی

دے یا وہ جادو ہے یا نفسانی اور شیطانی دھندا ہے، اِس کو "استدراج" کہتے ہیں۔ ایسے شخص سے اعتقاد رکھنا درست نہیں۔

عقیدہ ۵: ولی لوگوں کو بعضی باتیں بھید کی سوتے یا جاگتے میں معلوم ہو جاتی ہیں، اِس کو "کشف" اور "الہام" کہتے ہیں۔ اگر شریعت کے موافق ہے تو مقبول ہے ورنہ اُس کا کچھ اعتبار نہیں۔

عقیدہ ۶: دین کی بعض باریک باتیں جو ہر ایک کی سمجھ میں نہیں آتیں، اُن باتوں کو پکّے پکّے بڑے بڑے عالموں نے اللہ کی توفیق سے اپنے علم کی روشنی میں قرآن وحدیث سے سمجھ کر دوسروں کو بتلا دیں، ایسے لوگ "مجتہد" کہلاتے ہیں۔

عقیدہ ۷: مجتہد بہت ہوئے، چار اُن میں بہت مشہور ہیں۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ سب کے سب اللہ کے ولی ہیں اور تعظیم کے لائق ہیں۔ اِن سے محبّت کرے، اِن کی دینی فہم اور تقویٰ و دیانت پر بھروسہ کرے، اِن سے بُغض اور اِن کی شان میں گستاخی اور بدگمانی نہ کرے۔

عقیدہ ۸: جس کو جس مجتہد کی دینی تحقیقات پر زیادہ اعتماد اور اعتقاد ہوا، اس نے اس کی پیروی اختیار کرلی اور ہر زمانہ میں یہی

ہوتا رہا۔ ہندوستان میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کرنے والے زیادہ ہیں، وہ "حنفی" کہلاتے ہیں۔ جس مجتہد کی پیروی کررہا ہے، اُس کے علاوہ دوسروں کو بُرا سمجھنا درست نہیں۔

عقیدہ ۹: ولی لوگوں نے دِل کے سنوارنے اور اخلاق کے درست کرنے کے طریقے قرآن وحدیث کے موافق اپنے دل کی روشنی سے سمجھ کر بتلائے ہیں، ایسے لوگ "شیخ طریقت" کہلاتے ہیں۔ شیخ بہت ہوئے، مگر اُن میں چار زیادہ مشہور ہوئے، ان سے اچھّا گمان رکھے، اپنے دل کو سنوارنے اور اخلاق کو درست کرنے میں ان کی پیروی کرے۔

عقیدہ ۱۰: جو اللہ کے ولی اور دوست ہیں وہ سب کے سب محبّت اور تعظیم کے لائق ہیں۔ اُن سے بُغض اور مخالفت نہ کرے، اُن کے لیے دعائے خیر کرتا رہے، ان کی جو بات خلافِ شرع ہو اُس پر عمل نہ کرے، اُن کی بات کی بہتر تاویل کرے یا اُن کو معذور سمجھے۔

عقیدہ ۱۱: ولی کتنے ہی بڑے درجہ کو پہنچ جائے اُس کو روزی دینے، اولاد دینے، بلائیں دور کرنے جیسے خدائی کاموں کا اختیار نہیں رہتا۔ وہ بھی عام انسانوں کی طرح اللہ کا بندہ اور محتاج ہے اور اُس کے حکم کا پابند ہے۔

(۵) الایمان بالیوم الآخر

قیامت کے بارے میں عقیدے

عقیدہ ۱: اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے اچھّے اور بُرے اعمال کی جانچ اور پورا پورا بدلہ دینے، نیکوں کو اُن کی نیکی پر انعام اور بُروں کو اُن کی بُرائی پر سزا کے لیے جس دن کو مقرّر رکیا ہے وہ "یومِ آخرت" ہے اور اِسی کو "قیامت کا دن" کہتے ہیں۔

عقیدہ ۲: قیامت کا آنا یقینی ہے، ہر نبی نے اپنی اپنی اُمّت کو اِس کی خبر دی ہے، اس پر ایمان لانا ضروری ہے، اس کا وقت متعیّن ہے، جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہی مقرّرہ وقت پر اس کو ظاہر کرے گا جو نہ کسی فرشتہ کو معلوم ہے نہ کسی نبی کو۔

عقیدہ ۳: ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ نشانیاں بتلا دی ہیں، جو قیامت سے پہلے ضرور ہونے والی ہیں، امام مہدی ظاہر ہوں گے اور خوب انصاف سے بادشاہی کریں گے، کانا دجّال نکلے گا اور دنیا میں بہت فساد مچائے گا، اُس کے مار ڈالنے کے واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور اُس کو مار ڈالیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ کسی کو بھی اس کے قتل پر قدرت نہ ہوگی۔

عقیدہ ۴: قیامت سے پہلے "یاجوج وماجوج" جو بڑے زبردست آدمی ہیں۔ وہ تمام زمین پر پھیل پڑیں گے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بددعا سے اُن پر اللہ کا قہر اترے گا اور وہ قہر سے ہلاک ہوجائیں گے اور ایک خاص دھواں ظاہر ہوگا، جو لوگوں پر چھاجائے گا اور سورج مغرب کی طرف سے نکلے گا۔

عقیدہ ۵: ایک عجیب طرح کا جانور زمین سے نکلے گا اور آدمیوں سے باتیں کرے گا، قرآن مجید اٹھالیا جائے گا اور چند روز میں تمام مسلمان مرجائیں گے اور تمام دنیا کافروں سے بھر جائے گی۔ اِس کے علاوہ اور بہت سی باتیں ہوں گی۔

عقیدہ ۶: جب قیامت کی ساری نشانیاں پوری ہوجائیں گی تو حضرت اسرافیل علیہ السلام اللہ کے حکم سے صور پھونکیں گے، جس سے تمام زمین آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں گے، تمام مخلوقات مرجاویں گی اور جو مرچکے ہیں اُن کی روحیں بے ہوش ہوجائیں گی، مگر اللہ تعالیٰ کو جن کا بچانا منظور ہوگا وہ اپنے حال پر رہیں گے، اِسی کیفیت پر ایک مدّت گزرجائے گی۔ یہ حال پہلی

مرتبہ صور پھونکنے کے بعد ہوگا۔

عقیدہ ۷: اللہ تعالیٰ کو جب منظور ہوگا کہ تمام عالم دوبارہ پیدا ہوجائے تو دوسری بار پھر صور پھونکا جائے گا، اِس سے پھر سارا عالم پیدا ہوجائے گا، مُردے زندہ ہوجائیں گے، قیامت کے میدان میں سب جمع ہوں گے۔

عقیدہ ۸: میدانِ قیامت کی پریشانیوں اور تکلیفوں سے گھبرا کر سب لوگ پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جائیں گے، کوئی بھی شفاعت کو تیّار نہ ہوگا۔ آخر میں ہمارے پیغمبر ﷺ سفارش کریں گے تاکہ اللہ تعالیٰ اُن کے درمیان فیصلہ فرمادے، یہی "شفاعتِ عظمیٰ" ہے جو آپ ہی کے لیے ہے۔

عقیدہ ۹: ترازو قائم کی جائے گی، سب اچھے اور بُرے اعمال تَولے جائیں گے، اُن کا حساب ہوگا۔ میزان یعنی ترازو اور وزنِ اعمال یقینی ہے، اس کی کیفیت ہمیں معلوم نہیں۔ نیکوں کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں اور بُروں کا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

عقیدہ ۱۰: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہمارے پیغمبر ﷺ کو

"حوضِ کوثر" دیں گے، جس سے آپ اپنی امّت کو شربت پلائیں گے، جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ جو ایک مرتبہ پیے گا تو پھر کبھی اُس کو پیاس نہ لگے گی۔

عقیدہ ۱۱: اللہ تعالیٰ جہنّم کے اوپر ایک پُل قائم کریں گے، جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا۔ تمام لوگوں کو اس پر چلنا ہوگا۔ جو نیک لوگ ہیں وہ اس سے گزر کر جنّت میں پہنچ جائیں گے۔ ایمان اور نیکیوں کے اعتبار سے گزرنے کی کیفیت الگ الگ ہوگی اور جو بُرے ہیں وہ اس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔

عقیدہ ۱۲: اللہ تعالیٰ کی اجازت سے پیغمبر اور ولی اور فرشتے ایمان والوں کے حق میں سفارش کریں گے، جس سے بعضوں کے درجے بُلند ہوں گے اور بعضے بغیر حساب جنّت میں جائیں گے اور بعضے دوزخ سے نکل کر جنّت میں جائیں گے اور بعضوں کے لیے عذاب ہلکا ہو جائے گا۔

عقیدہ ۱۳: دوزخ پیدا ہو چکی ہے جو کہ کافروں اور مشرکوں ہی کے لیے تیّار کی گئی ہے، وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے اور اُن کو اُس میں موت نہ آئے گی۔ اس میں سانپ، بچھّو اور طرح طرح

کی سزائیں ہیں، یہ اللہ کے غضب اور عذاب کا گھر ہے۔

عقیدہ ۱۴: جن لوگوں کا نام لے کر اللہ اور رسول نے اُن کا جہنّمی ہونا بتلایا ہے، اُن کا جہنّمی ہونا یقینی ہے، ہم اُن سب کو جہنّمی مانتے ہیں۔

عقیدہ ۱۵: دوزخیوں میں سے جن میں ذرا بھی ایمان ہوگا وہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر اللہ کے فضل سے یا سفارش کرنے والوں کی سفارش سے جنّت میں جائیں گے، خواہ کتنے ہی بڑے گنہگار ہوں۔

عقیدہ ۱۶: جنّت بھی پیدا ہو چکی ہے، جو ایمان والوں ہی کے لیے تیّار کی گئی ہے۔ اس میں طرح طرح کے چین اور نعمتیں ہیں۔ جنّتیوں کو کسی چیز کا ڈر اور غم نہ ہوگا، وہ اُس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے، نہ اس سے نکلیں گے اور نہ وہاں مریں گے۔ یہ اللہ کی رحمت اور انعام کا گھر ہے۔

عقیدہ ۱۷: جن لوگوں کا نام لے کر اللہ اور رسول نے اُن کا جنّتی ہونا بتلا دیا ہے اُن کا جنّتی ہونا یقینی ہے، ہم اُن کو جنّتی مانتے ہیں، اُن کے سوا کسی اور کے جنّتی ہونے کا یقینی حکم نہیں لگا سکتے۔ البتّہ اچھّی نشانیاں دیکھ کر اچھّا گمان رکھنا اور اللہ کی رحمت سے امّید رکھنا چاہیئے۔

عقیدہ ۱۸: جنّتیوں کو جنّت میں وہ سب کچھ ملے گا جس کی اُن کو

خواہش ہوگی، وہاں کی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے، جو جنّتیوں کو نصیب ہوگا، اِس کے سامنے تمام نعمتیں ہیچ معلوم ہوں گی۔

عالم برزخ (قبر) کے بارے میں عقیدے

عقیدہ ۱: جب آدمی مرجاتا ہے اگر گاڑا جائے تو گاڑے جانے کے بعد اور اگر نہ گاڑا جائے تو جس حال میں ہو، اُس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔ جن میں ایک کو "مُنکَر" اور دوسرے کو "نکیر" کہتے ہیں۔

عقیدہ ۲: منکر نکیر آکر تین باتیں پوچھتے ہیں: تیرا پروردگار کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے بارے میں پوچھتے ہیں، یہ کون ہیں؟ اگر مُردہ ایمان والا ہو تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے۔ پھر اُس کے لیے سب طرح کی چین ہے اور اگر ایمان والا نہ ہوا تو وہ سب باتوں میں یہی کہتا ہے: ہائے ہائے میں کچھ نہیں جانتا۔ پھر اُس پر بڑی سختی اور طرح طرح کا عذاب ہوتا ہے۔

عقیدہ ۳: قبر کا سوال و جواب بالکل برحق ہے، مگر بعضوں کو اللہ

تعالیٰ اِس امتحان سے معاف کر دیتا ہے۔ اللہ اور رسول نے اس کی خبر دی ہے، اِس پر ایمان لانا ضروری ہے۔

عقیدہ ۴ : قبر میں اچھّے یا بُرے حالات جو پیش آتے ہیں، وہ مُردے کو معلوم ہوتے ہیں اور لوگ اُس کو نہیں دیکھتے، جیسے سوتا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے اور جاگتا آدمی اُس کے پاس بیٹھا ہوا بے خبر ہے۔

عقیدہ ۵ : آدمی عمر بھر جب کبھی توبہ کرے یا مسلمان ہو جائے، اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہے۔ البتّہ جب دَم ٹوٹنے لگے اور عذاب کے فرشتے دکھائی دینے لگیں، اُس وقت نہ توبہ قبول ہوتی ہے نہ ایمان۔

عقیدہ ۶ : عمر بھر کوئی کیسا ہی بھلا بُرا ہو، مگر جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہے، اُسی کے موافق جزا و سزا ہوتی ہے۔

عقیدہ ۷ : ایمان کے ساتھ مَرنے والے کے لیے دعا اور نیکی اور کچھ خیرات کر کے اُس کا ثواب بخشنے سے اُس کو ثواب پہنچتا ہے۔ اِس کو "ایصالِ ثواب" کہتے ہیں۔ اِس سے اُس (مُردے) کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

(۶) الایمان بالقدر

تقدیر کے بارے میں عقیدے

عقیدہ ۱: عالم میں جو کچھ بھلا بُرا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کے ہونے سے پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اپنے جاننے کے موافق اُس کو پیدا کرتا ہے۔ اِسی کا نام "تقدیر" ہے اور اِس پر ایمان لانا ضروری ہے۔

عقیدہ ۲: یہ یقین رکھے کہ جس چیز کا ہونا اللہ نے لکھ دیا ہے، کوئی اُس کو روکنے والا نہیں اور جس کا نہ ہونا لکھ دیا ہے کوئی اُس کو کرنے والا نہیں اور وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے۔

عقیدہ ۳: بُری باتوں کے ذریعہ بندہ آزمائش میں ڈالا جاتا ہے اور اُن کے پیدا کرنے میں بہت سی مصلحتیں اور بھید ہیں جن کو صرف اللہ جانتا ہے ہر کوئی نہیں جانتا، اِس لیے ان کے پیچھے نہ پڑے۔

عقیدہ ۴: تقدیر کا مسئلہ اگر سمجھ میں نہ آئے تو کھود کُرید نہ کرے، بلکہ اپنے آپ کو اس پر مطمئن کرلے کہ اللہ اور رسول نے اس کو

بتلایا ہے اور کھود کرید سے روکا ہے۔ لہٰذا ہم اس کو سچّا مانتے اور ایمان لاتے ہیں۔

عقیدہ ۵: جب ہر کام اللہ تعالیٰ کے لکھنے کے موافق ہی ہوتا ہے تو اسی پر بھروسہ کر کے ضروری تدبیر کو چھوڑنا غلطی ہے اور تدبیر ہی کو سب کچھ سمجھ کر تقدیر کا انکار کرنا بددینی ہے۔

عقیدہ ۶: اللہ تعالیٰ کم ہمّتی کو پسند نہیں کرتا۔ ہر کام کے لیے اس کے ضروری اسباب اختیار کرے اور پوری کوشش کرنا چاہیئے۔ پھر جب کوئی کام نہ ہو پائے تب اسے تقدیر کے حوالہ کر کے مطمئن ہو جائے۔

عقیدہ ۷: اپنی پسند کے خلاف کوئی بات پیش آئے تو اس سے پریشان نہ ہو، یوں سوچے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے یہی مقدّر فرمایا ہے، وہ ہمارا مالک ہے ہم کو اُس پر راضی رہنا واجب ہے، تقدیر پر ایمان کا یہی تقاضہ ہے۔

اسمائے حسنیٰ مع ترجمہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم
اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً
غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے ۹۹ ایک کم سو نام ہیں۔ جس نے اُن کو جمع کرلیا وہ جنّت میں داخل ہوگا۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ			
۱	اَلرَّحْمٰنُ بڑا مہربان یعنی بڑی بڑی غلطیاں معاف کرنے والا	۲	اَلرَّحِيْمُ نہایت رحم والا یعنی بار بار معاف کرنے والا
۳	اَلْمَلِكُ بادشاہ	۴	اَلْقُدُّوْسُ نہایت پاکیزہ
۵	اَلسَّلَامُ ہر عیب سے محفوظ	۶	اَلْمُؤْمِنُ امن دینے والا

نمبر	نام اور معنی
۷	اَلْمُهَيْمِنُ ہر چیز کا اچھی طرح حفاظت کرنے والا
۸	اَلْعَزِيْزُ ہر چیز پر غلبہ رکھنے والا
۹	اَلْجَبَّارُ بگڑے ہوئے کاموں کا درست کرنے والا
۱۰	اَلْمُتَكَبِّرُ بڑائی والا، نہایت بزرگ
۱۱	اَلْخَالِقُ پیدا کرنے والا
۱۲	اَلْبَارِئُ ٹھیک ٹھیک بنانے والا
۱۳	اَلْمُصَوِّرُ صورت بنانے والا
۱۴	اَلْغَفَّارُ بندوں کے گناہوں کا بخشنے والا
۱۵	اَلْقَهَّارُ ہر چیز پر غلبہ رکھنے والا
۱۶	اَلْوَهَّابُ بلا عوض بہت دینے والا
۱۷	اَلرَّزَّاقُ روزی پیدا کرنے والا اُس کو مخلوق تک پہنچانے والا
۱۸	اَلْفَتَّاحُ روزی اور رحمت کے دروازے کھولنے والا

نمبر	نام	معنی
١٩	اَلْعَلِیْمُ	کھلی اور چھپی ہوئی چیزوں کا جاننے والا
٢٠	اَلْقَابِضُ	روزی اور دِل کا تنگ کرنے والا
٢١	اَلْبَاسِطُ	روزی اور دِل کا کشادہ کرنے والا
٢٢	اَلْخَافِضُ	کافروں کو ذلّت کے ساتھ پست کرنے والا
٢٣	اَلرَّافِعُ	مومنوں کی مدد کر کے بلند کرنے والا
٢٤	اَلْمُعِزُّ	عزّت دینے والا
٢٥	اَلْمُذِلُّ	ذلّت دینے والا
٢٦	اَلسَّمِیْعُ	بہت سننے والا
٢٧	اَلْبَصِیْرُ	بہت دیکھنے والا
٢٨	اَلْحَکَمُ	فیصلہ کرنے والا
٢٩	اَلْعَدْلُ	بہت انصاف کرنے والا
٣٠	اَللَّطِیْفُ	مہربان اور باریک باتوں کو جاننے والا

نمبر	نام	معنی
۳۱	اَلْخَبِیْرُ	دلوں کی باتوں کو جاننے والا
۳۲	اَلْحَلِیْمُ	سزا دینے میں ڈھیل دینے والا
۳۳	اَلْعَظِیْمُ	بہت بڑی شان والا
۳۴	اَلْغَفُوْرُ	بہت بخشنے والا
۳۵	اَلشَّکُوْرُ	تھوڑے عمل پر زیادہ ثواب دینے والا
۳۶	اَلْعَلِیُّ	بلندمرتبہ والا
۳۷	اَلْکَبِیْرُ	سب سے بڑا
۳۸	اَلْحَفِیْظُ	آفتوں اورنقصانات سے حفاظت کرنے والا
۳۹	اَلْمُقِیْتُ	قوت والا یا روزی پہنچانے والا
۴۰	اَلْحَسِیْبُ	ہر حال میں کافی یا حساب لینے والا
۴۱	اَلْجَلِیْلُ	بزرگی والا
۴۲	اَلْکَرِیْمُ	بغیر استحقاق کے بہت دینے والا

نمبر	اسم	معنی
۴۳	اَلرَّقِيْبُ	نگہبانی کرنے والا
۴۴	اَلْمُجِيْبُ	دعا قبول کرنے والا
۴۵	اَلْوَاسِعُ	اپنی نعمتوں سے نوازنے والا
۴۶	اَلْحَكِيْمُ	ہر چیز کو پورے طور پر جاننے اور ٹھیک طریقہ پر بنانے والا
۴۷	اَلْوَدُوْدُ	نیک بندوں کو دوست رکھنے والا
۴۸	اَلْمَجِيْدُ	بزرگی والا
۴۹	اَلْبَاعِثُ	پیغمبر بھیجنے والا یا مُردوں کو زندہ کرنے والا
۵۰	اَلشَّهِيْدُ	ظاہری باتوں کو جاننے والا اور حاضر
۵۱	اَلْحَقُّ	برحق اور برقرار ہے
۵۲	اَلْوَكِيْلُ	کام بنانے والا
۵۳	اَلْقَوِيُّ	قوت والا
۵۴	اَلْمَتِيْنُ	نہایت قوت والا

نمبر	اسم
۵۵	اَلْوَلِیُّ مدد کرنے والا اور مومنوں کو دوست رکھنے والا
۵۷	اَلْمُحْصِیُ ہر چیز کو اپنے علم اور شمار میں رکھنے والا
۵۹	اَلْمُعِیْدُ دوبارہ پیدا کرنے والا
۶۱	اَلْمُمِیْتُ مارنے والا
۶۳	اَلْقَیُّوْمُ سب کو تھامنے اور سنبھالنے والا
۶۵	اَلْمَاجِدُ بزرگی اور بڑائی والا

نمبر	اسم
۵۶	اَلْحَمِیْدُ اپنی ذات وصفات سے تعریف والا
۵۸	اَلْمُبْدِئُ پہلی بار پیدا کرنے والا
۶۰	اَلْمُحْیِیُ زندہ کرنے والا
۶۲	اَلْحَیُّ ہمیشہ ہمیش زندہ رہنے والا
۶۴	اَلْوَاجِدُ کسی کا کسی چیز میں محتاج نہیں
۶۶	اَلْوَاحِدُ یکتا صفات والا

نمبر	نام	معنی
۶۷	اَلْاَحَدُ	یگانہ ذات والا
۶۸	اَلصَّمَدُ	بے نیاز (کسی کا محتاج نہیں سب اُسی کے محتاج)
۶۹	اَلْقَادِرُ	قدرت والا
۷۰	اَلْمُقْتَدِرُ	قدرت ظاہر کرنے والا
۷۱	اَلْمُقَدِّمُ	نیکوں کو آگے کرنے والا
۷۲	اَلْمُؤَخِّرُ	بُروں کو پیچھے ڈالنے والا
۷۳	اَلْاَوَّلُ	سب سے پہلا جب کوئی نہ تھا
۷۴	اَلْاٰخِرُ	سب سے پچھلا جب کوئی نہ رہے گا
۷۵	اَلظَّاهِرُ	اپنی صفات سے کھلا ہوا
۷۶	اَلْبَاطِنُ	اپنی ذات سے چھپا ہوا
۷۷	اَلْوَالِیُ	مالک اور کام بنانے والا
۷۸	اَلْمُتَعَالِیُ	بہت بلند مرتبہ والا
۷۹	اَلْبَرُّ	نہایت احسان کرنے والا
۸۰	اَلتَّوَّابُ	رحمت سے متوجّہ ہونے والا

نمبر	نام	معنی
۸۱	اَلْمُنْتَقِمُ	سزا دے کر بدلہ لینے والا
۸۲	اَلْعَفُوُّ	گناہوں کو مٹانے والا
۸۳	اَلرَّءُوْفُ	بڑی شفقت والا
۸۴	مَالِكُ الْمُلْكِ	سارے جہاں کا مالک
۸۵	ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ	بزرگی اور احسان والا
۸۶	اَلْمُقْسِطُ	انصاف کرنے والا
۸۷	اَلْجَامِعُ	قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرنے والا
۸۸	اَلْغَنِیُّ	ہر چیز سے بے پرواہ
۸۹	اَلْمُغْنِیُ	اپنی عطا سے بے نیاز بنا دینے والا
۹۰	اَلْمَانِعُ	کسی مصلحت سے اپنی عطا کو روکنے والا
۹۱	اَلضَّآرُّ	نقصان پہنچانے والا
۹۲	اَلنَّافِعُ	فائدہ پہنچانے والا
۹۳	اَلنُّوْرُ	روشنی والا اور روشن کرنے والا
۹۴	اَلْهَادِیُ	راستہ دکھانے والا اور منزل تک پہنچانے والا

نمبر	اسم	نمبر	اسم
۹۵	اَلْبَدِیْعُ بغیر نمونہ اور آلہ کے بنانے والا	۹۶	اَلْبَاقِیْ ہمیشہ رہنے والا
۹۷	اَلْوَارِثُ سب کے ختم ہونے کے بعد ہر چیز کا مالک	۹۸	اَلرَّشِیْدُ مصلحت اور فائدہ کی باتوں کی طرف راستہ بتلانے والا
۹۹	اَلصَّبُوْرُ دنیوی سزائیں جلدی نہ کرنے والا	جامع ترمذی	